بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲
الفضل ربوہ — روزنامہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۲۵ فتح ۱۳۴۵ھش ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۳۰۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زیارتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم ہے

احادیثِ نبویہ سے ثابت ہے کہ اپنے دینی بھائیوں کی ملاقات کی غرض سے سفر کرنا گناہوں کی بخشش اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے

"تمام مسلمانوں کو مختلف اغراض کے لئے سفر کرنے پڑتے ہیں کبھی سفر طلبِ علم ہی کے لئے ہوتا ہے .... اور کبھی زیارتِ صالحین کے لئے سفر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی کے ملنے کیلئے سفر کیا تھا۔ اور کبھی سفر اپنے مرشد کے ملنے کیلئے (ہوتا ہے) جیسا کہ ہمیشہ اولیاء کبار جن میں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور حضرت بایزید بسطامی رحؒ اور حضرت معین الدین چشتیؒ اور حضرت مجدد الف ثانی رحؒ بھی ہیں، اکثر اس غرض سے بھی سفر کرتے رہے جن کے سفرنامے اکثر ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اب تک پائے جاتے ہیں .... یہ تمام قسم سفر کی قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی رُو سے جائز ہیں بلکہ زیارتِ صالحین اور ملاقاتِ اخوان اور طلبِ علم کے سفر کی نسبت احادیثِ صحیحہ میں بہت کچھ حث و ترغیب پائی جاتی ہے .... صحیح بخاری کا صفحہ ۱۶ کھولکر دیکھو کہ سفرِ طلبِ علم کے لئے کس قدر بشارت دی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ من سلک طریقاً یطلب بہ علماً سھل اللہ لہ طریق الجنۃ۔ یعنی جو شخص طلبِ علم کے لئے سفر کرے اور کسی راہ پر چلے تو خدا تعالیٰ بہشت کی راہ اس پر آسان کر دیتا ہے .... علمِ دین کے سیکھنے اور اپنے شبہات دُور کرنے کے لئے اور اپنے دینی بھائیوں اور عزیزوں کو ملنے کے لئے سفر کرنے کو موجب ثواب کثیر و اجرِ عظیم قرار دیا ہے۔ بلکہ زیارتِ صالحین کے لئے سفر کرنا قدیم سے سنّتِ سلفِ صالح چلی آئی ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بد اعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہوگا، تو اللہ جل شانہٗ اس سے پوچھے گا کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کے لئے کبھی تُو گیا تھا تو وہ کہیگا کہ بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اُس کی ملاقات ہوگئی تھی، تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا بہشت میں داخل ہو جا۔ مَیں نے اُس ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا .... حدیث سے یہ بھی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ جو لوگ طلبِ علم اور دینی ملاقات کے لئے کبھی اپنے مقتدا کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیں وہ اپنی گنجائش فرصت کے لحاظ سے ایک تاریخ مقرر کر سکتے ہیں جس تاریخ میں وہ بآسانی اور بلا حرج حاضر ہو سکیں۔" ....

(اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۲۴ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—● ربوہ ۲۴ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور احباب جماعت کو دلی ذوق و شوق کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ربوہ آنے اور جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کی تحریک فرمائی۔ نیز حضور نے اہل ربوہ کو جلسہ کے موقعہ پر بیرونی مقامات سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے اپنے مکانات یا ان کے بعض حصے پیش کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ حضور نے اس توقع کا اظہار فرمایا کہ امسال ربوہ کے مقامی دوست وسیع مکانات کے خدائی ارشاد کے ماتحت زیادہ تعداد میں مکانات یا مکانوں کے نسبتاً زیادہ وسیع حصے مہمانوں کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حضور نے اس بارہ میں بھی خاص احتیاط سے کام لینے کی ہدایت فرمائی کہ خوراک کا ضیاع ہونے نہ پائے۔ اور جائز کفایت کو مدنظر رکھا جائے۔

—● کراچی (بذریعہ ڈاک) حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے ۸ دسمبر کو اپنے فرزند مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے ہمراہ لاہور سے میر پور خاص تشریف لے گئے تھے۔ وہاں سردی کی شدت اور مرطوب آب و ہوا کی وجہ سے طبیعت پر اچھا اثر نہیں پڑا چنانچہ ۱۵ دسمبر کو آپ وہاں سے کراچی تشریف لے گئے۔ وہاں سردی کم ہے۔ اس لئے خدا کے فضل سے طبیعت پر اچھا اثر پڑا ہے۔ آپ چند روز تک کراچی سے ربوہ واپس تشریف لے آئیں گے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے آمین۔

—● ربوہ ۲۴ دسمبر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ گزشتہ کئی روز سے شدید بیمار ہیں۔ آپ کو کمر میں درد کی شکایت ہے، ڈاکٹری مشورہ کے تحت آپ ہسپتال میں داخل ہونے کے لئے لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے عزیز حمید اختر صاحب بھی آج کل بیمار ہیں۔ اور (باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء

اشتعال انگیزی کی بجائے دلائل سے گفتگو ہونی چاہیئے

(۲)

معاصر کی اس اشاعت کو بھی شروع سے آخر تک پڑھ لینے کے بعد یہی تاثر پیدا ہوتا ہے کہ معاصر صرف یہی چاہتا ہے کہ احمدی لٹریچر کا غور سے مطالعہ کئے بغیر عوام احمدیت کے متعلق معاندانہ ذہنیت بنالیں۔ اور اول تو احمدی لٹریچر کا مطالعہ ہی نہ کریں ورنہ کریں تو اسی نقطۂ نظر سے کریں جس نقطۂ نظر سے معاصر چاہتا ہے۔ اسی طرح جس طرح کوئی آریہ چاہتا ہے کہ قرآن کریم کا مطالعہ دیانند کی ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کی روشنی میں کیا جاوے۔ جس میں قرآن کریم کی آیات اور ان کا ترجمہ دے کر معترضانہ تنقید اس طرح سے کی گئی ہے کہ غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام سے نفرت پیدا ہو۔

معاصر جس کا ایڈیٹر عالم و فاضل ہونے کا ادعا رکھتا ہے۔ اگر واقعی نیک نیتی سے احمدیت پر بحث کرنے کا جذبہ رکھتا تو وہ قطعاً وہ طریق اختیار نہ کرتا جو بالبداہت عالمانہ طریق نہیں ہے۔ اور نہ احقاق حق کا طریق ہے۔ مثلاً اس نے صفحہ ۲ پر "قادیانیوں کے عقائد" کے زیر عنوان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیر عنوان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ عبارتیں اور الہامات اس طرح کانٹ چھانٹ کر درج کئے ہیں۔ جس سے وہ عوام کے دلوں میں یہ تاثر پیدا کرنا چاہتا ہے کہ گویا آپ کا دعوےٰ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل نبوت کا دعوےٰ تھا۔ اور نعوذ باللہ آپ اور آپ کے پیرو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ الزام سراسر غلط ہے۔ جو شخص بھی نیک نیتی سے آپ کی تصنیفات کا مطالعہ کرے گا۔ اس کو معلوم ہو سکتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے پیرو سچے دل سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور آپ کا صرف امتی نبوت کا ادعا ہے۔ جو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے ہی حاصل ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

یہ ہم نے صرف ایک مثال دی ہے کہ معاصر نے احقاقِ حق اور علمی طریق کو چھوڑ کر کس طرح عامیانہ اور اشتعال انگیز طریق اختیار کیا ہے اور اپنی اس اشاعت میں جو تمام تر احمدیت کے متعلق ہے ایک ہی طریق اختیار کیا ہے جو یقیناً نیک نیتی کے منافی ہے اور جو دعوےٰ معاصر نے دلائل کی پابندی کا کیا ہے وہ محض دکھاوے کے لئے ہے۔ ورنہ عملاً وہ اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتا۔

اگر معاصر واقعی دلائل کا قائل ہے اور اشتعال انگیزی اس کا مدعا نہیں۔ اور نیک نیتی سے احقاق حق کے لئے ان مسائل پر غور کرنے کا خواہشمند ہے تو اس کے لئے ہم ایک تجویز پیش کرتے ہیں جو یہ ہے کہ وہ تحریراً متنازعہ امور کے متعلق علمی بحث احمدی علماء کے ساتھ کرلیں۔ مثلاً ایک مسئلہ یہی ہے کہ آیا امتی نبوت کیا ہے اور وہ اسلامی شریعت میں جائز ہے یا نہیں۔ احمدی علماء مسئلہ کی صحیح صورت تحریر کر دیں گے۔ معاصر اپنی طرز فکر کے اہل علم حضرات کی مدد سے اس کی تردید شریعت کے اصولوں کے مطابق کریں۔ ان کے اعتراضات کا رد احمدی علماء لکھیں گے۔ جب یہ بحث مکمل ہو جائے۔ تو مشترکہ خرچ سے اس کو ایک جلد میں شائع کیا جائے۔ فی الحال اس کا اردو اور عربی زبان میں ترجمہ شائع کیا جائے جو لاکھوں کی تعداد میں ہو اور اس کو سارے عالم اسلام میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیا جائے۔ اس طرح نہ تو کسی کی دلآزاری ہوگی اور نہ ۱۹۵۳ء جیسے حالات پیدا ہوں گے۔ بلکہ نہایت پُر امن طریق سے دونوں طرف کے دلائل عوام کے پاس پہنچ جائیں گے۔ نتائج اللہ تعالےٰ پر چھوڑ دیئے جائیں۔

یہ طریق اس لئے بھی بہتر ہے کہ آجکل عالم اسلام ایک بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہے۔ کفر والحاد کی قوتیں اپنے پورے زور سے اس کو مٹا دینے پر آمادہ ہو رہی ہیں اور اس امر کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم کی ان آیات کو ملحوظ رکھا جائے۔ ۲۴۔

حدیث النبیؐ

کَمْ کَانَ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالسَّحُوْرِ

عن زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال تسحرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الی الصلاۃ فقیل لہ کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین ایۃً۔

ترجمہ۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی تو آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ اذان اور سحری کے درمیان کس قدر وقفہ تھا۔ انہوں نے کہا بقدر پچاس آیتوں کی تلاوت کے"

(بخاری کتاب الصوم)

ہم نے زندہ خدا کو جانا ہے

ہم نے زندہ خدا کو جانا ہے
جانا پہچانا ہے تو مانا ہے
جانتے ہیں کہاں کہاں ہے مکیں
ہم کو معلوم ہر ٹھکانا ہے۔
اس کی بخشش ہے علم و عرفاں بھی
عقل مکڑی کا تانا بانا ہے
کہتا ہے آپ وہ انا الموجود
جس نے سمجھا وہی تو دانا ہے
دل سے سب بت نکال دو تنویر
کعبۃ اللہ اگر بنانا ہے

۲۴ یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص۔ (سورۃ صف)

یعنی۔ اے مسلمانو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ بہت بری بات ہے کہ تم جو کہو وہ کرو نہیں۔ اللہ تعالےٰ تو ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح کندھا سے کندھا جوڑ کر جہاد کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک سیسہ کی ٹھوس عمارت بن گئے ہیں۔

افسوس ہے کہ المنبر ایک طرف تو مسلمانوں کی حالت زار پر گریہ کناں ہے اور دوسری طرف ایک ایسی اسلامی تحریک کو جس نے عملاً اسلام کو تمام دنیا میں پیش کیا ہے جس کے کارکنوں نے عظیم الشان قربانیاں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے دی ہیں۔ مسلمانوں کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت پھیلانے کے لئے اپنی ہر معمولی اشاعت میں اشتعال انگیز مضامین شائع کرنے کے علاوہ خاص اشاعتوں کو بھی اس کام کے لئے

(باقی صفحہ پر)

رمضان المبارک کے فضائل

از افادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

(۳)

دسویں فضیلت

رمضان المبارک کی دسویں فضیلت یہ ہے کہ وہ انسان کو مظہر خدا بنا دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ایک رنگ کی مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیند سے مبرا ہے، لاتاخذہ سنۃ و لا نوم۔ اب انسان مکمل طور پر تو نیند سے بری نہیں ہو سکتا مگر وہ اس نیند کا ایک حصہ روزوں میں ضرور قربان کرتا ہے۔ وہ سحری کھانے کے لئے اُٹھتا ہے۔ نماز تہجد ادا کرتا ہے۔ عورتیں روزہ نہ بھی رکھیں تب بھی وہ سحری کا انتظام کرنے کے لئے جاگتی ہیں۔ پھر کچھ وقت دعاؤں کے لئے بھی جاگنا پڑتا ہے۔ اس طرح رات کا بہت کم حصہ سونے کے لئے رہ جاتا ہے اور کام کرنے والوں کے لئے تو دو تین گھنٹے ہی نیند کے لئے باقی رہ جاتے ہیں۔ اس طرح انسان ایک رنگ میں اللہ تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے انسان کھانا پینا ہمیشہ کے لئے تو چھوڑ نہیں سکتا مگر پھر بھی رمضان میں صبح سے شام تک کھانا نہ کھا کر ایک حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔

خدا تعالیٰ جنسی میلان سے مبرا ہے لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً۔ انسان بھی روزہ کے دوران جنسی تعلقات سے کنارہ کش ہو کر خدا تعالیٰ کی اس صفت کا مظہر ہو جاتا ہے۔

پھر جس طرح خدا تعالیٰ خیر ہی خیر ہے اسی طرح روزوں میں انسان کو بھی خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔ روزہ دار غیبت سے بچتا ہے۔ چغلی اور عیب گوئی سے پرہیز کرتا ہے۔ بُری عادتوں اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرتا ہے۔ غرض وہ کوشش کرتا ہے کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو اور اس طرح وہ خدا تعالیٰ سے ایک رنگ میں مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔

گیارہویں فضیلت

رمضان المبارک کی گیارہویں فضیلت یہ ہے کہ اسکی عظیم برکات کے نتیجہ میں ایک روحانی انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ جو لوگ صدق دل سے رمضان کو قبول کرتے ہیں ان میں خاص طور پر تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ انہیں غیر معمولی طور پر نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ انہیں ہر روز دعاؤں کی توفیق ملتی ہے۔ انہیں ہر روز خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ ہر روز انہیں طہارت اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ ان کے صدقہ و خیرات کا معیار بڑھ جاتا ہے۔ تہجد کا اہتمام زیادہ ہو جاتا ہے۔ ایثار اور قربانی میں بھی ترقی ہو جاتی ہے۔ اخلاق میں بھی پہلے کی نسبت زیادہ بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے بعض جائز چیزیں بھی ناجائز ہو جاتی ہیں۔ غرض رمضان میں انسان کے طریق زندگی میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔

رمضان المبارک میں جو انقلاب انسانی زندگی میں پیدا ہو جاتا ہے اس میں ہمیں سبق دیا گیا ہے کہ جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں کوئی نبی آتا رہے تو اس کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں کو اپنی زندگی کے عام دستور کو تہ و بالا کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید کے نزول کے مہینہ کو ہمیشہ کے لئے روزوں کا مہینہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کے نازل ہونے کے بعد انسانی زندگی کا عام دستور العمل قائم نہیں رہ سکتا۔ جس طرح رمضان میں انسان کو اپنی بعض جائز ضرورتوں کو بھی نظر انداز کرنا پڑتا ہے اور بعض جائز اشیاء کو ترک کرنا پڑتا ہے اسی طرح انبیاء کی بعثت کے زمانہ میں ان کے ماننے والوں کو اپنے جائز حقوق سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ ایک طرف مخالفین ان کی تجارتوں اور کاروبارِ زندگی کو نقصان پہنچا کر ان کے جائز اموال سے محروم کر دیتے ہیں اور دوسری طرف نظامِ سلسلہ کے ماتحت ان سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ پھر روزہ میں سحری کے لئے اٹھنے، نماز تہجد ادا کرنے اور ذکرِ الٰہی اور دعاؤں کی وجہ سے روزہ دار کی نیند ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انبیاء کی بعثت کے زمانہ میں ان کی جماعت پر قسم قسم کے مصائب نازل ہونے کی وجہ سے ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں۔ پھر رمضان کے مہینہ میں ایک وقت میں مرد و عورت کے تعلقات بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء پر ایمان لانے والوں کو اپنے عزیزوں سے علیحدہ ہونا پڑتا ہے، کبھی مخالفت کی وجہ سے انہیں چھوڑنا پڑتا ہے اور کبھی سلسلہ کی ضرورتوں کے ماتحت دور دراز ملکوں میں تبلیغ کے لئے جانے کی وجہ سے ان سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا بھی ایک الہام ہے کہ

"رمضان کا مہینہ نبیوں کا زمانہ ہے"

(الفضل ۳ ر جون ۴۴ء ۱۹)

گویا جس طرح انبیاء کے زمانہ میں ان پر ایمان لانے والوں کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اسیطرح رمضان بھی انسانی زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔

بارھویں فضیلت

رمضان المبارک کی بارھویں فضیلت یہ ہے کہ وہ انسان کو اخلاقِ فاضلہ کی اعلیٰ بنیادوں پر قائم کر کے اُسے ایسے مقام پر لے جاتا ہے جہاں ایمان کامل ہو جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ انسانوں کا باہمی واسطہ اور رابطہ بڑھتا ہے۔ اس سے ہمدردیٔ خلائق اور خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ رمضان میں چونکہ اجتماعی روزہ رکھا جاتا ہے اس لئے گھر میں بچے بھی والدین کی نقل کر کے روزہ رکھ لیتے ہیں اور والدین کو اس کا احساس ہوتا ہے۔ اور اگر ان کے دلوں میں ایمان ہو تو یقینی طور پر ان کے دلوں میں غریبوں کے بچوں کے لئے احساس پیدا ہوگا اور ان کے لئے ان کے اندر جذباتِ ہمدردی پیدا ہوں گے۔ امراء روزہ رکھیں گے تو ان کے اندر بھی غریبوں سے ہمدردی کا احساس پیدا ہوگا۔ وہ خیال کریں گے کہ جب ہمیں اس تھوڑے سے وقت کے فاقہ سے اس قدر تکلیف اٹھانی پڑتی ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ہمیشہ ہی تنگ دستی اور فاقہ کشی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس طرح وہ ہمدردی کے جذبہ میں ان کی پیاس اور بھوک کو دُور کرنے کی کوشش کریں گے۔ انسان جب ان نعمتوں سے مُنہ موڑ لیتا ہے جو اس کے پاس موجود ہیں اور پھر خدا اور رسولؐ کے ارشاد کے ماتحت دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے اندر قربانی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے وہ اس امر کی عادت ڈالتا ہے کہ خود تو ایک وقت اپنی موجود اور پسندیدہ چیزوں سے ہاتھ روکو لیکن دوسروں کو ان کے ذریعہ فائدہ پہنچاؤ۔ انہیں کھانا کھلاؤ انہیں لباس مہیا کرو اور دنیا کا نظام اور تمدن اسی بات پر قائم ہے کہ انسان اپنی ضرورتوں کو پسِ پُشت ڈال کر دوسرے محتاج لوگوں کی ضرورت کو پورا کرے۔

تیرھویں فضیلت

رمضان کی تیرھویں فضیلت یہ ہے کہ وہ انسان کی روحانی اور جسمانی تربیت کے لئے سامان مہیا کرتا ہے۔ ایک پہلوان روزانہ مشق کرتا ہے تا وہ مقابلہ میں اپنے مخالف کو پچھاڑ سکے حکومتیں اپنی افواج کو امن کے زمانہ میں بھی مشق کراتی رہتی ہیں تا جنگ کے دوران دشمن کو شکست دے سکیں۔ اسی طرح رمضان مومن کے لئے مشق کا عرصہ ہے۔ اس سے وہ اپنی روحانی حالت کو ترقی دیتا ہے۔ اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے جس سے اس کے اندر روحانی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرنے کی وجہ سے اس کے کئی فضلوں کا وارث ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر کئی اور قابلیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو اسے خدا تعالیٰ سے زیادہ قریب کر دیتی ہیں۔ پھر رمضان سے مومن کی روحانی تربیت مکمل ہوتی ہے جس سے اس کی روحانی بصیرت تیز ہو جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل

سمجھتا ہے جو وہ رمضان کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔

انسان اس مہینہ میں سحری کے لئے اٹھتا ہے، نمازِ تہجد ادا کرتا ہے، نوافل ادا کرتا ہے، دعائیں کرتا ہے۔ اگر وہ اس مشق کو جاری رکھے تو کوئی وجہ نہیں کہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی اُسے یہ نیک کام بجالانے کی توفیق نہ ملے۔ اگر انسان کوشش کرے تو اس ایک ماہ کی روحانی چلّہ کشی کے بعد وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اپنے نیک اعمال اور عبادات کی وجہ سے سال کے باقی حصّہ کو بھی رمضان بنالے۔ اس مہینہ میں انسان متواتر ۲۹ تا ۳۰ دن روزے رکھ کر ایک وقت تک جائز اشیاء کے استعمال سے بھی محض خدا تعالےٰ کے حکم سے رُک جاتا ہے۔ اس ایک ماہ کی مشق کے نتیجہ میں وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اُن ناجائز چیزوں کو ترک کرنے کی توفیق حاصل کرے جن کے استعمال سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔

جسمانی لحاظ سے بھی رمضان میں روزے رکھنا انسان کے لئے مفید ہیں۔ روزہ رکھنے کے نتیجہ میں انسانی جسم سے کئی قسم کے زہر خارج ہوتے ہیں اور کئی بیماریاں مثلاً موٹاپا وغیرہ دُور ہو جاتی ہیں۔ پھر اس ایک ماہ میں روزے رکھنے کی وجہ سے انسان مصیبت اور تکلیف برداشت کرنے کی عادت ڈال لیتا ہے اور اس کی یہ عادت قومی ترقی کے لئے نہایت مفید ہے۔ قومی اور دینی کاموں کی ادائیگی کے دوران اُسے فاقوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اُسے متواتر جاگنا پڑے گا۔ ایسے مصائب برداشت کرنے پڑیں گے۔ وہ نہائت بشاشت سے ان چیزوں کو قبول کرے گا کیونکہ رمضان میں وہ ان کی مشق کر چکا تھا۔ غرض رمضان کے دوران انسان قومی مُلکی اور دینی کام بجالانے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتا ہے۔ جہاں وہ اپنی ظاہری صحت کو مضبوط بنا کر مُلکی اور قومی دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاتا ہے وہاں روحانی تربیت حاصل کر کے شیطانی حملہ سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے کیونکہ شیطان انہی لوگوں پر حملہ کرتا ہے جو روحانی لحاظ سے کمزور ہوں۔

(باقی)

آپ گر مردِ مُسلماں ہیں تو روزے رکھئے

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری)

آپ گر مردِ مسلماں ہیں تو روزے رکھئے
طالبِ رحمتِ رحماں ہیں تو روزے رکھئے

رزقِ صائم کی فراخی کا خُدا ہے ضامن
آپ گر رزق کے خواہاں ہیں تو روزے رکھئے

صوم ہے غُربت و افلاسِ غریباں کا علاج
آپ ہمدردِ غریباں ہیں تو روزے رکھئے

صاف مذکور ہیں قرآن میں احکامِ صیام
آپ گر تابعِ قرآں ہیں تو روزے رکھئے

میزباں ہوتا ہے صائم کا خدائے رحماں
آپ رحمان کے مہماں ہیں تو روزے رکھئے

ماہِ رمضان کی تکریم ہے سب پر واجب
آپ بھی "شاہدِ" رمضاں ہیں تو روزے رکھئے

روزہ تریاق ہے شیطاں کے سبھی زہروں کا
آپ شیطاں سے ہراساں ہیں تو روزے رکھئے

لیڈر ــــــــ (بقیہ صفحہ ۲)

وقف کر دیتا ہے۔ اگر یہی سعی و کوشش جو وہ منفی انداز سے کر رہا ہے خدمتِ اسلام کے لئے مثبت انداز سے کرے تو نہ صرف اسلام کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ پاکستان میں بھی قیامِ امن کی فضا کو تقویت پہنچتی ہے۔

ہم یہ اس لئے نہیں کہہ رہے کہ ہمیں اس کی اشتعال انگیز تحریروں کی وجہ سے کوئی ذاتی نقصان پہنچتا ہے بلکہ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ایسی باتیں جماعتِ احمدیہ کے لئے باعثِ ترقی ہوتی رہی ہیں۔ تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ ایسی تحریروں سے مُلک و قوم کو ضرور نقصان ہوتا ہے۔ معاصر لاکھ دلائل کے ادعا کا سہارا لے مگر اس کا طریقِ کار اس کے ادعا کے علی الرغم اشتعال انگیز ہے اور اگرچہ جماعتِ احمدیہ مشکل سے ہی ان باتوں سے متاثر ہوتی ہے مگر معاصر جانتا ہے کہ ماضی میں ایسی تحریروں اور تقریروں سے ۵۳ء جیسی صورتیں اکثر پیدا ہوتی رہی ہیں اور عوام ضرور ان سے متاثر ہو جاتے رہے ہیں۔

اگر خالی الذہن ہو کر سوچے اور اگر واقعی وہ جو کچھ کر رہا ہے نیک نیتی سے اسلام کی خاطر کر رہا ہے تو ہمارا خیال ہے کہ اس کو معلوم ہو جائے گا کہ اجیالی طریق اسلامی طریق سے مختلف ہے۔ اسلام ایک صلح کُن دین ہے۔ وہ کسی دین کے پیشوا کی توہین برداشت نہیں کرتا اور نہ وہ حق گوئی میں رائے عامہ کا سہارا لیتا ہے۔

یہ بات کتنی حیرانی کی ہے کہ معاصر متواتر یہ بھی لکھتا رہتا ہے کہ مسلمانوں نے اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اس لئے وہ موجودہ مصائب میں گرفتار ہیں اور پھر انہی مسلمانوں کے موجودہ عقائد کو احمدیوں کے اختلافی عقائد کے مقابلہ میں معیارِ فیصلہ بھی بناتا ہے۔

کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ان لوگوں کے یہی عقائد ان کی مصیبت کا باعث بن گئے ہوں اگر ایک شخص جس کا ادعا یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوا ہے اس کو عوام کے عقائد جھوٹا قرار دینے کے لئے کافی ہیں تو پھر تو کوئی بھی اللہ تعالےٰ کا فرستادہ سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ تو اپنا بندہ دنیا میں اصلاح کے لئے بھیجتا ہی اس وقت ہے جب دُنیا کے عقاید و اعمال بگڑ چکے ہوں۔ مگر اربابِ زمانہ ہمیشہ ان کا مقابلہ اسی ہتھیار سے کرتے ہیں کہ کھڑا ہونے والے فرستادۂ حق کے عقائد و اعمال ان کے اور ان کے آباؤ اجداد کے عقائد و اعمال سے مختلف ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالےٰ کو کبھی کسی کو بھیجنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ جب ظهر الفساد فی البر والبحر کا عالم ہوتا ہے فرستادۂ حق بھی اسی وقت برپا ہوتا ہے۔ اب جو لوگ اس فساد کی مشین کے پرزے ہوں ان کے عقاید و اعمال کو پیش کر کے فرستادۂ حق کو جُھٹلانا کہاں تک صحیح ہے؟

معاصر جو کچھ کر رہا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ اس مایوسی کی وجہ سے کر رہا ہے جو اس وقت تمام بہی خواہانِ اسلام کے دلوں پر چھائی ہوئی ہے۔ یہ کوئی لاعلاج مرض نہیں ہے اس کا علاج وہی ہے جو حدیث پاک الاعمال بالنیات میں بتایا گیا ہے۔ یعنی عملی اور نیک نیتی۔ اگر اس سادہ سے نسخہ کو معاصر استعمال کرے تو یقیناً جلد ہی صحت کے آثار نمودار ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

اللہ تعالےٰ کے خاص فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیز رشید احمد ریحان نے سندھ یونیورسٹی سے ایم ایڈ کے امتحان میں نمایاں امتیاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔

مَیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر تمام احباب کا جو عزیز کے لئے دعا فرماتے رہے بے حد ممنون ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ بزرگانِ سلسلہ و احباب آئندہ بھی اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو مزید اعلےٰ کامیابیاں عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار احمد خاں ریحان
کیبنٹ طارق ٹرانسپورٹ سرگودھا

رمضان سے فائدہ اٹھانے کے طریق

(۲)

تیسرا طریق

ایک بہت بڑا طریق رمضان کی برکات سے استفادہ کا استجابت دعا ہے۔ دعا درحقیقت خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کی علامت اور روحانیت میں ترقی کا بہترین ذریعہ ہے رمضان شریف کے ذکر سے استجابت دعا کو ملحق کر کے اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت مبارک مگر سہل طریق ہمارے سامنے رکھا ہے۔ دراصل رمضان اور اسی طرح دیگر ایام سے مستفید ہونے کے لئے اساسی طور پر خدا تعالیٰ کا فضل درکار ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی نظر عنایت نہ ہو تو ہم ایک لمحے کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت حاصل کرنے کا واحد ذریعہ دعا ہے۔ فرمایا "قل مایعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم" (الفرقان)

کہ اگر تم دعا نہ کرو تو خدائے بے نیاز کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں۔ پس رمضان شریف کے مبارک ایام سے فائدہ اٹھانے کا ایک نہایت عمدہ طریق دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک صحابی کو اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا:-

"انسانی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں
اور دنیا کی خوابگاہ نہایت دھوکہ
دینے والی چیز ہے۔ رات کو دعا
کرو۔ صبح کو دعا کرو۔ جنگل میں جا
کر دعا کرو۔ جماعت کے ساتھ
. . . . اور
. . . .
تنہائی میں دروازے بند کر کے
دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ نفس امارہ
سے آزادی بخشے۔ جہاں تک ہو سکے
گریہ وزاری کی عادت ڈالو کہ
رونے والوں پر اسکو رحم آتا ہے
کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ کے حضور
صاف دل ہو جاؤ"

(بحوالہ تنویر القلوب)

استجابت دعا کے ساتھ "لعلھم یرشدون" کہہ کر خداوند کریم نے رشد و ہدایت پانے کے راز کو درحقیقت اسی میں مضمر قرار دیا ہے۔

چوتھا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رمضان شریف میں فرضیت صیام کے ساتھ "لعلکم تتقون" کہہ کر استفادۂ رمضان کے لئے تقویٰ کی اہمیت جتلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

دوسری جگہ آپ نے تقویٰ کو حاصل اسلام قرار دیا ہے دیگر تشریحات کے علاوہ تقویٰ کا ایک بہترین مفہوم یہ ہے کہ انسان ہر معاملہ میں خدا تعالیٰ کو بطور ڈھال کے درمیان میں لے آوے۔ ڈھال کے دو فائدے ہیں۔ اس کے ذریعہ جہاں ایک طرف دشمن کے حملہ کا دفاع کیا جاتا ہے وہاں دوسری طرف اس کی آڑ میں مخالف پر غلبہ بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک حدیث میں فرمایا ہے:-

"الصیام جنۃ"

یعنی روزہ رکھنا ڈھال ہے۔ پس چاہیئے کہ انسان روزہ رکھے اور پھر اسے ہر موقعہ پر بطور ڈھال کے استعمال کرے۔ عملی طور پر ہر مومن کے لئے روزہ کی حالت میں ہر نوع کی برائی اور بدی سے مجتنب رہنا لازم ہے اس لئے ایک نہایت عمدہ ذریعہ رمضان شریف کی برکات حاصل کرنے کا خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے یعنی ہر موقعہ پر اسے یاد کرنا اور سامنے رکھنا۔ نتیجۃً انسان رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے برائی سے محفوظ رہے گا اور یہ سچی بات ہے کہ اگر انسان کوئی بدی کرنے وقت خدا کو یاد کر کے اسکے خوف کو اجاگر کرے تو وہ اس بدی سے بچ سکتا ہے۔

پانچواں طریق

ایک اور طریق رمضان شریف سے صحیح رنگ میں مستفید ہونے کا یہ ہے کہ انسان روزوں کے دوران اپنے وجود پر غور کرتے ہوئے بھوک اور افلاس کے نتیجہ میں غرباء اور مساکین پر وارد ہونے والی تکلیف کو سامنے رکھے اور ان کی طرف صدقہ و خیرات کا ہاتھ بڑھائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نیک نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ صدقہ و خیرات دینے میں بے مثل تھے۔ لیکن رمضان شریف میں آپ کی خصوصی کیفیت کا ذکر ان الفاظ میں موجود ہے:-

"کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ"

کہ آپ کی سخاوت و خیرات خصوصاً رمضان شریف میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوا کرتی تھی۔ بہرحال رمضان کی برکات سے استفادہ کے لئے بھوک اور افلاس کے باعث مساکین اور محتاج غرباء کی تکلیف دور کرنے کی خاطر ان کی طرف صدقہ و خیرات کا ہاتھ بڑھانا نہایت ضروری ہے۔

چھٹا طریق

ایک اور طریق سحر خیزی تہجد گزاری اور نوافل میں ذوق پیدا کرنا ہے قرآن کریم میں رمضان شریف کے سلسلہ میں "ولتکبروا اللہ" کہہ کر حکم دیا گیا ہے کہ خداوند کریم کی بڑھائی کبریائی اور عظمت و شان کو پیش کرو جس کی صورت یہی ہے کہ اسکی قربت حاصل کی جائے۔ جس کا ذریعہ تہجد اور نوافل ہیں۔ کیونکہ "مقام محمود" پر پہنچنے کا ذریعہ قرآن کریم میں یہی مذکور ہے۔ پھر یہی "مقام محمود" ہے جس پر کھڑے ہو کر انسان حقیقی رنگ میں خداوند عزوجل کی شان و جلالت کا اظہار کر سکتا ہے۔ سحری کے وقت وہ طمانیت بخش ماحول میسر ہوتا ہے کہ جس میں آسمان کی طرف سے آواز سنائی دیتی ہے۔ "ھل من مستغفر ھل من سائل" کہ ہے کوئی الٰہی بخشش و غفران کا طالب! کوئی آسمانی برکات و انوار کا حاصل کرنے والا مبارک ہیں وہ جو اس آواز کے وقت لبیک کہتے ہوئے اپنا دامن مراد پھیلا کر خداوند کریم کی طرف سے اعلیٰ ترین برکات کی بارش حاصل کرتے ہیں۔ یہ آسمانی آواز نشر کرنے والا ٹرانسمیٹر آج بھی کام کر رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اپنے قلوب کے ریڈیو آن کر کے اس اطمینان بخش روحانی آواز سے لطف اندوز ہوں۔

ساتواں طریق

رمضان شریف اصل میں اصلاح نفس کو چاہتا ہے۔ اور اور یہی چیز مقصد اول کے طور پر سامنے آتی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں جملہ برائیوں اور بدیوں کے منبعے چار قرار دئے ہیں۔

(۱) کھانا

(۲) پینا

(۳) شہوت

(۴) حرکت سے بچنا

درحقیقت یہی چار بنیادی چیزیں ہیں جو تمام قسم کی کوتاہیوں سستیوں اور گناہوں کا باعث بنتی ہیں۔ کوئی برائی ایسی نہیں پائی جاتی جس کی وجہ ان چاروں سے کوئی ایک نہ بنتی ہو۔ رمضان شریف میں ہمارے لئے موقعہ ہے کہ ہم اگر ان چاروں منبعوں پر قابو پا لیں تو یقیناً ہم تمام بدیوں سے پاک ہو کر رمضان شریف کی جملہ برکات کو حاصل کر سکتے ہیں۔

پس افادۂ رمضان کے لئے یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ جہاں ہم روزوں کے ذریعہ ان چار منبعوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ وہاں ان کے نتائج سے آگاہ رہیں اور اپنے نفس کو ان برے نتائج سے محفوظ رکھنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہیں۔ کیونکہ جو اصل مقصود ہے یعنی ان چاروں اساسی امور کو قابو میں لا کر اصلاح نفس کرنا۔ اگر ہم اس میں ناکام ہوں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ اس مقدس مہینہ کی برکات سے مستفید ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامان دمار
جس نے ہمت کر کے نفس دوں کو زیر پا کیا
چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی
—— اور ——
تزکیۂ نفس کرتی ہے

رمضان المبارک میں اور نیکیوں کے ساتھ ساتھ بچے وقفِ جدید کے چندہ کی ادائیگی کا بھی خیال رکھیں

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آٹھواں طریق

اس ماہ مبارک رمضان شریف سے فائدہ اٹھانے کا ایک طریق جو اس وقت بیان کرنا مقصود ہے۔ وہ ہے آخری عشرہ کے لئے خصوصی توجہ اور انہماک کیونکہ اس میں ایک رات نہایت مبارک اور مقدس ہے۔ جس میں انسان کو بے انتہا روحانی فیوض و برکات سے نوازا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"لیلۃ القدر خیر من الف شھر"

یعنی یہ مقدس رات ہزار مہینوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ ہزار مہینوں کو جمع کیا جائے تو یہ ۸۳ سال کا عرصہ بنتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر بہتر عمر سے بھی یہ رات زیادہ بہتر ہے۔ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ "تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر ۵ سلٰم ھی حتی مطلع الفجر" کہ اس رات میں ہر قسم کے فرشتے اپنے رب کے حکم سے تمام دینی و دنیوی امور لے کر اترتے ہیں۔ اور فرشتوں کے اترنے کے بعد تو سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔ پس رمضان المبارک کی خصوصی برکات سے فائدہ اٹھانے کا ایک طریق لیلۃ القدر کی تلاش میں آخری عشرہ کے دوران خصوصی مجاہدہ ہے۔ اگر یہ مل گئی تو رمضان شریف کی سب برکتیں حاصل ہو گئیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر العشر الاخیر من رمضان شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ" کہ آخری عشرہ رمضان آتے ہی آپ ایک نئے جوش سے کمر ہمت کس لیتے اور رات کو زندہ کرتے یعنی عبادت الٰہی تہجد اور نوافل کی طرف خصوصی توجہ فرماتے اسی طرح اپنے گھر والوں کو بھی رات کو بیدار کر دیا کرتے تھے۔

حصول برکات رمضان المبارک کے تمام طریقوں کا خلاصہ یہی ہے کہ انسان پورے دل سے خدا کی طرف جھکے، استغفار کے ساتھ روزے رکھے قرآن کریم کی اکثر وقت تلاوت کرے، خدا کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے استجابت دعا کی طرف خصوصی قدم بڑھائے۔ نیز صدقہ و خیرات اور ہمدردی خلائق کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کرے۔ خصوصاً آخری ایام میں مستفید ہونے کی جدوجہد کرے۔

ہر طالب مغفرت و برکات رمضان کے لئے اس ماہ مقدس میں عام اجازت اور موقعہ ہے کہ وہ تلافی مافات کے لئے اپنی غلطیوں فروگذاشتوں، نافرمانیوں، کوتاہیوں اور سستیوں نیز دانستہ یا نادانستہ کردہ گناہوں کو ندامت کی آگ فروزاں کرکے چشمان گریاں کے آنسوؤں سے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی کو دھو ڈالے۔ مبارک وہ جو ان مقدس ایام سے فائدہ اٹھا کر اصلاح نفس اور حصول برکات کے بعد اپنے رب کی رضا حاصل کر گیا۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ ڈاکٹر سید خالد ہاشمی صاحب ایم بی بی ایس (عارف والا) کی صحت گذشتہ ماہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے

(ناصر احمد چغتائی۔ لاہور)

۲۔ میرے دادا مولوی عبد الواحد خان صاحب میرٹھی صحابی۔ پاکستان کوارٹرز ۲۰ کراچی تین ماہ سے بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(خورشید احمد۔ پاکستان کوارٹرز ۲۰ کراچی)

۳۔ مکرم محمد رمضان صاحب خادم حجام غلہ منڈی ربوہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے عاجل و کامل عطا فرمائے آمین۔

(سلطان احمد پیر کوٹی)

۴۔ سیٹھی عبد العزیز صاحب عرصے سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نیز خاکسار کی اہلیہ ڈیڑھ دو ماہ ہسپتال میں علاج کرا کے گھر آ چکی ہے۔ کوئی افاقہ نہیں۔ دن بدن بیماری بڑھتی جا رہی ہے۔ دونوں کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے

(نیاز ظفر احمد سیٹھی پشاور)

۵۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات اپنے فضل سے دور فرما دے۔ آمین۔

ماسٹر غلام محمد نصیر اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

۶۔ خاکسار چند مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(محمد دلدار علی از کراچی)

۷۔ میری بیوی سخت بیمار ہے اور نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا کرے۔ آمین

حکیم محمد داود مسلم وقف جدید چک ۹۱-۹ محمود آباد ۱۲-۱۰

حضرت میاں محمد یوسف صاحب کی وفات پر

قرار داد تعزیت

ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور حضرت خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب کے اچانک انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

مرحوم سلسلہ احمدیہ کے ایک ممتاز بزرگ اور صحابی تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت کامیاب اور نیک اعمال سے بھرپور زندگی بخشی ہے۔ آپ نے جس اخلاص اور تندہی سے اپنے جملہ فرائض کو ادا کیا ہے۔ وہ ایک مثالی رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ جسکی ہمارے دلوں میں ہمیشہ قدر رہے گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

ہم حضرت میاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے پسماندگان کے ساتھ ان کے اس غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان پر اپنا خاص فضل نازل فرماوے۔ آمین

خاکسار: عطاء الرحمٰن چغتائی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور

مسجد احمدیہ مغلپورہ لاہور میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۱ دسمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ مغلپورہ میں تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے شرکت فرمائی نماز مغرب و عشاء کے بعد جلسہ کی کارروائی محترم قاضی صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مولوی نذیر احمد صاحب مولوی فاضل نے تلاوت قرآن کریم کی بعدہٗ مکرم اعجاز احمد صاحب اور محترم نوید احمد صاحب نے درثمین سے خوش الحانی کے ساتھ نظمیں سنائیں۔ اسکے بعد محترم قاضی صاحب نے پونے دو گھنٹہ تک مدلل تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان پر روشنی ڈالی۔ یہ ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند ہوئی ہے۔ آپ نے تقریر کے دوران بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

(نامہ نگار)

رمضان المبارک یا ماہ نزول القرآن

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے۔ چنانچہ اس سال بہ نسبت گزشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱ جنوری ۱۹۶۷ء تک رہیگی ہم نے تیس مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیجکر مفت منگوالیں۔ اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک انتخاب کرنا بڑا آسان ہوگا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا حبوب شفا اٹھرا مکمل کورس ۱۵/- اور دمہ بیٹھ کیلئے مجرب دوا اکسیر دمہ مکمل کورس ۱۵/- ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مکمل کتب ۲۴ جلدوں میں ہدیہ قیمت ۱۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۵۱

میں سیدہ مریم حنا بنت سید محمود اللہ شاہ مرحوم قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ستمبر ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے

(۱) میری اراضی سکنی ایک کنال واقع محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ چھ ہزار روپے ہے یہ میری واحد ملکیت ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی اس مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(۲) میں تعلیم حاصل کرتی ہوں۔ اور مجھے میری والدہ صاحبہ کی طرف سے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے (شرط اول ۲/- روپے)

الامۃ سیدہ مریم حنا بقلم خود
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی
گواہ شد:۔ منیر احمد موصی ۵۰۷۴

مسل نمبر ۱۸۵۵۲

میں ملک عبدالحمید ولد ملک غلام نبی صاحب قوم ککے زئی۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن پاکستان نیول فلیٹ کلب خیبر بیرکس ڈاکخانہ کراچی نمبر ۴ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۰۰/- روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۵/- روپے)

العبد عبدالحمید بقلم خود
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد:۔ عبدالغنی وصیت نمبرہ ۱۶۴۸ پاکستان نیوی فلیٹ کلب کراچی نمبر ۴

مسل نمبر ۱۸۵۵۳

میں مسماۃ بیوی زوجہ رائے دوست محمد صاحب قوم جوئیہ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت ۵۳/۱۲/۲۶ ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ زیور کانٹے طلائی ایک تولہ قیمتی ۱۲۵ روپے حق مہر ۳۲ روپے غیر وصول شدہ۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اس وقت ماہوار آمد بصورت جیب خرچ جو خاوند کی طرف سے مجھے ملتے ہیں پچاس روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ آمدن کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے (شرط اول ۱/- روپیہ)

الامۃ:۔ مسماۃ بیوی زوجہ رائے دوست محمد نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ رائے شمشیر خان جوئیہ ولد حاجی رائے صالح محمد جوئیہ دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ ضلع جھنگ۔
گواہ شد:۔ دوست محمد جوئیہ ولد اللہ یار۔ محلہ دارالنصر شرقی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۵۵۴:۔

میں زینب پروین بنت رائے دوست محمد قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۵۳/۱۲/۲۶ ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ وفات کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو صدر انجمن احمدیہ اس کے دسویں حصہ کی مالک ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ جو مجھے والدین کی طرف سے ملتا ہے دس روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ آمدن کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے (شرط اول ۱/- روپیہ)

الامۃ:۔ زینب پروین بنت رائے دوست محمد جوئیہ ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد:۔ رائے شمشیر خان جوئیہ کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ
گواہ شد:۔ دوست محمد جوئیہ ولد اللہ یار محلہ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ۔

عطاران مشرق (رجسٹرڈ) ربوہ
کے مایہ ناز تحفے!
خورشید ہیئر آئل
متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت اڑھائی روپے،
روغن آملہ
خالص آملہ سے تیار کردہ قیمت پونے دو روپے
روغن سرسوں کچی گھانی
سو فیصدی خالص قیمت ڈیڑھ روپیہ
نیز جلسہ سالانہ پر عطریات بھی حاصل کرسکیں گے انشاء اللہ
عطاران مشرق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے
(ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"وقف جدید کی نئی تربیتی کلاس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

فرمودہ خطبہ جمعہ ۷ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"میرا مطالبہ یہ ہے کہ جنوری ۱۹۶۷ء میں جو نئی تربیتی کلاس شروع ہوگی اس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں۔ اگر جماعت نے میرا مطالبہ پورا کر دیا تب بھی ہمیں ایک سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ کلاس کا نصاب ایک سال کا ہے۔ نئے واقفین جو آئیں گے وہ ایک سال تک تربیت حاصل کریں گے اور اگر وہ سارے بھی کامیاب ہو جائیں تب بھی ایک سال کے بعد ہی ہم ان سو نئے واقفین سے جماعت کی تربیت کا کام لے سکیں گے۔ بہرحال اگر ایک صد نئے واقفین آ جائیں تو ہمیں یہ تسلی اور اطمینان ہوگا کہ ایک سال کے بعد کم از کم سو نئی جماعتوں میں واقفین وقف جدید پہنچ جائیں گے۔ اور وہاں مستقل طور پر رہیں گے۔ ہم ایک سال اور انتظار کر لیں گے۔ اس عرصہ میں ہم وقف عارضی کے انتظام کے ماتحت خوابیدہ جماعتوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور جب واقفین مستقل طور پر جماعتوں میں پہنچ جائیں گے تو وہ قرآن پڑھانے اور جماعت کی تربیت اور دیگر ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہیں گے۔ اور اس طرح جماعت سنبھل جائے گی۔ اور بیدار ہو جائے گی۔ اور اس میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر آپ حسب سابق ہر سال اس تعداد میں صرف دس کا ہی اضافہ کریں تو یہ ہمارے لئے کافی نہیں۔

پس میں چاہتا ہوں کہ اگلے سال واقفین وقف جدید کی کلاس میں جو جنوری ۱۹۶۷ء سے شروع ہوگی کم از کم ایک سو واقفین ہو جائیں اور جماعت کو چاہئے کہ وہ اس طرف متوجہ ہو"

نوٹ: معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی جماعتوں کے صدر صاحبان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس نہایت ضروری ارشاد کو کما حقہ احباب جماعت میں مشتہر نہیں کیا۔ کیونکہ ابھی تک صرف معدودے چند درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ نئی کلاس کے آغاز میں چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت خصوصاً عہدہ داران سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اس طرف توجہ فرمادیں۔

(مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید)

پاکستان کے لئے مزید ۵ لاکھ ٹن امریکی اناج

واشنگٹن ۲۲ دسمبر۔ حکومت امریکہ نے مزید ۵ لاکھ ٹن اناج فوری طور پر پاکستان بھیجنے کی منظوری کا اعلان کیا ہے۔ اس کی قیمت ۳ کروڑ ۵۷ لاکھ ڈالر ہے۔ جو پاکستانی روپے میں ادا کی جائے گی۔

سرکاری گوداموں میں گندم کے ذخائر کی پڑتال کا حکم

سرگودھا ۲۲ دسمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں سرکاری گوداموں اور ذخیرہ کی ہوئی گندم کی پڑتال کرتے رہیں اس طرح یہ اندازہ لگانا آسان ہوگا کہ غذائی صورت حال سے نمٹنے کے لئے گوداموں میں غلہ کی کیا پوزیشن ہے۔ حکومت نے اس اطلاع کے مطابق باقاعدہ سے گوداموں کی پڑتال کی ہدایات جاری کی ہیں کہ بعض سرکاری گوداموں سے گندم غائب ہوگئی ہے۔

بقیہ صفحہ اول

ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں بغرض علاج داخل ہیں احباب جماعت ان مبارک ایام میں خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اکرم اختر صاحب موصوف اور آپ کے صاحبزادے کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ڈرہم یونیورسٹی کے ڈاکٹر کیون میکون کی ربوہ میں تشریف آوری

آپ تعلیم الاسلام کالج میں فلکی طبعیات پر متعدد لیکچر دیں گے

ڈرہم یونیورسٹی انگلستان کے ڈاکٹر کیون میکون (DR KEVIN MCKEOWN) جو آج کل بعض ایشیائی ممالک کے دورہ پر ہیں ۲۶ دسمبر کو ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ تعلیم الاسلام کالج میں فلکی طبعیات پر سلسلہ وار متعدد لیکچر دیں گے۔ سب کو شمولیت کی دعوت ہے۔

لیکچرز ۲۶ دسمبر سے ۳۱ دسمبر ۶۶ء تک جاری رہیں گے۔ موضوعات درج ذیل ہیں:-

۱۔ تعارف — نظام شمسی، کہکشاں، مزید سلسلہ ہائے کہکشاں کے نظام
۲۔ غیر مرئی فلکیات — (۱) ریڈیائی فلکیات۔ (ریڈیائی النجوم، ریڈیائی سلسلہ ہائے کہکشاں، نیم نجمی اجسام)
۳۔ غیر مرئی فلکیات — (ب) لا شعاعی فلکیات (ج) شعاعی فلکیات
۴۔ کائناتی شعاعیں۔ (کاسمک ریز)
۵۔ فلکی طبعیات کے موجودہ مسائل — مندرجہ بالا لیکچروں میں زیر بحث آنے والے عجیب و غریب واقعات اور کائناتی شعاعوں کے آغاز سے متعلق نظریات
۶۔ جدید علم کائنات —

ڈاکٹر این اے خان۔ ایم ایس سی، پی ایچ ڈی
صدر شعبہ طبعیات تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

ویٹ نام میں کرسمس کے موقع پر عارضی صلح شروع ہوگئی

"شمالی ویٹ نام کے لوگ وحشیانہ جارحیت کے آگے کبھی سر نہیں جھکائیں گے"

سائیگون ۲۴ دسمبر۔ آج صبح سویرے ویٹ نام میں کرسمس کے موقع پر ۴۸ گھنٹہ کی عارضی صلح شروع ہوگئی۔ صلح کا مقررہ وقت شروع ہوتے ہی طرفین کی فوجیں غیر فوجی علاقوں میں چلی گئیں۔ اور انہوں نے وقتی طور پر پیش قدمی روک کر دفاعی مورچے سنبھال لئے۔ دونوں طرف کی فوجیں اس بات کی پوری احتیاط کر رہی ہیں کہ عارضی صلح کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے۔ شمالی ویٹ نام کے صدر ہوچی منہ نے کرسمس کے موقع پر ایک پیغام میں کہا ہے کہ شمالی ویٹ نام کے لوگ وحشیانہ جارحیت کے آگے کبھی سر نہیں جھکائیں گے۔

ادھر امریکی کلیساؤں کی کونسل نے اپیل کی ہے کہ عارضی صلح کی مدت بڑھا دی جائے اور اس عرصہ میں ویٹ نام کے مسئلہ کا پر امن حل تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔ کل سان فرانسسکو میں ہزاروں امریکیوں نے مظاہرہ کر کے عارضی صلح کی مدت بڑھانے کا مطالبہ کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴